

تاہم اردو خوان حضرات اس رسالہ سے بھی کسی حد تک اندازہ کر سکیں گے کہ امام کس پایہ کے شخص تھے۔
 خاکسار تحریک مذہب سیاست کی روشنی میں | مولانا محمد منظور صاحب نعمانی، ضخامت ۱۲۲ صفحات۔
 قیمت - ار۔ مکتبہ الفرقان، بریلی۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، مصنف نے اس کتاب میں خاکسار تحریک پر دو حیثیتوں سے بحث کی ہے، ایک کہ جن نظریات اور اصولوں پر اس تحریک کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ دین اسلام سے کہاں تک مطابقت رکھتے ہیں، اور دوسرے یہ کہ سیاسی حیثیت سے یہ تحریک مسلمانوں کے لیے کہاں تک مفید ہے۔ بحث کا تمام ترمذ اور خود اس تحریک کے مستند ممبر پر رکھا گیا ہے، باپیر ایسے واقعات پر جو ناقابل انکار ہیں۔ طرز بحث نہایت سنجیدہ اور منصفانہ ہے، اور اگر کوئی شخص واقعی امر حق معلوم کرنے کا خواہشمند ہو تو یہ کتاب اس کو مطمئن کرنے کے لیے کافی ہے۔

الفرقان، شاہ ولی اللہ نمبر | مرتبہ مولانا محمد منظور نعمانی صاحب۔ ضخامت ۲۲۲ صفحات۔ قیمت قسم خاص مجلد ۲۲، غیر مجلد ۱۰۔ قسم عام مجلد ۱۰، غیر مجلد ۵۔ دفتر الفرقان، بریلی۔

الفرقان کو اس سے پہلے حضرت شاہ اسماعیل شہید اور حضرت شیخ احمد سرہندی رحمہما اللہ کے حالات میں دو مستقل نمبر شائع کرنے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ اب اسی سلسلہ میں اس نے یہ تیسرا نمبر شائع کیا ہے جو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی سیرت سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ تیسرا نمبر خود الفرقان کے بھی پچھلے دونوں نمبروں کے باجی لے گیا ہے، اور اس حیثیت سے بھی بے مثل ہے کہ شاہ صاحب اور ان کے دور اور ان کے کارناموں کے متعلق نہ تو اتنی معلومات اس سے پہلے کہیں جمع کی گئی تھیں، اور نہ قبیل اقتدار اہل علم کے ماسوا اس عظیم الشان شخصیت کے عامہ خلایق کو کبھی اتنی تفصیل کے ساتھ روشناس ہونے کا موقع ملا تھا۔ اس مجموعہ میں صرف شاہ صاحب کی سیرت ہی بیان نہیں ہوئی ہے، بلکہ تاریخ، عقائد، اصول دین، کلام، فقہ، حدیث اور مختلف موضوعات پر بھی بہت سی بیش قیمت معلومات ضمیمہ فراہم ہو گئی ہیں جو ناظرین کے لیے انشاء اللہ

از دیاد بصیرت کی موجب ہونگی۔

خلافت و سلطنت | تالیف ڈاکٹر امیر حسن صاحب صدیقی پروفیسر یونیورسٹی علی گڑھ۔ قیمت اور مقام اشاعت درج نہیں۔ مولف سے دریافت کیا جاسکتا ہے۔

یہ اُس مقالہ کا اردو ترجمہ ہے جو مولف نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے لندن یونیورسٹی میں پیش کیا تھا۔ اس کا نام غلط فہمی میں ڈالنے والا ہے۔ آدمی اس نام کو پڑھ کر یہ گمان کرتا ہے کہ شاید اس میں خلافت اور سلطنت کے اصولی فرق و امتیاز کو نمایاں کیا گیا ہوگا۔ مگر دراصل یہ ایک تاریخی مضمون ہے جس میں مسلمانوں کی تاریخ کے اُس خاص دور سے بحث کی گئی ہے جبکہ عباسیوں کی نام نہاد خلافت سیاسی اقتدار سے محروم ہو کر رفتہ رفتہ ایک قسم کی مذہبی پاپائی میں تبدیل ہو گئی تھی اور اُس کے زیر اثر ممالک میں حکمرانی کے عملی اختیارات پر دوسرے متصرف ہو رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس دور کی تاریخی و سیاسی تحلیل کر کے یہ دکھایا ہے کہ ایک ہی خطہ ارضی میں ”مذہبی خلافت“ اور ”سیاسی سلطنت“ کے دو مختلف النوع ادارے کس طرح پیدا ہوئے، کس طرح اُن کا ارتقاء ہوا اور تین چار سو برس تک ان کے درمیان کس قسم کے تعلقات رہے۔

موضوع بلاشبہ دلچسپ ہے اور ڈاکٹر صاحب نے بہت اچھا تاریخی مواد فراہم کیا ہے، لیکن یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس مواد پر بحث کا جو انداز انہوں نے اختیار کیا ہے وہ اہل یورپ کے تاریخی ذوق سے زیادہ مناسب رکھتا ہے۔ اسلام اور اسلامی تاریخ کے نقطہ نظر سے اُنکی بحث نہ صرف ناقص ہے بلکہ مسائل کو صاف کرنے کے بجائے اور زیادہ الجھا دیتی ہے۔ اگر وہ مغربی مذاق کے بجائے اسلامی مذاق کی رعایت کرتے تو پہلے خلافت کے معنی و مفہوم کو متعین کرتے، پھر واضح طور پر یہ بتاتے کہ عباسیوں نے پاپائی اور قیصریت کے جس مجموعہ پر لفظ ”خلافت“ کا اطلاق کیا تھا وہ حقیقی اسلامی خلافت سے کس قدر مختلف تھا اور ان دونوں حقیقتوں کی وضاحت کرنے کے بعد اپنا تاریخی بیان پیش کرتے اس نتیجے

کے بغیر ڈاکٹر صاحب نے جس طرح واقعات کو بیان کیا ہے اُس سے یہ غلط فہمی واقع ہوتی ہے کہ واقعی وہ مذہبی خلافت تھی جس سے آخر کار سلطنت جدا ہوئی۔ حالانکہ دراصل جو کچھ ہوا وہ یہ تھا کہ ابتدائی شاہان عباسیہ کی بنائی ہوئی معجون مرکب تحلیل ہو گئی، اسکے ایک جز یعنی پاپائی کو بعد کے عباسی سببھا کر بیٹھ گئے اور دوسرے جز یعنی قبہریت کو دوسروں بانٹ لیا، اور پھر یہ دونوں گروہ مذہبی اصطلاحوں اور مذہبی لباسوں کو محض سیاسی چال کے طور پر استعمال کر کر کے صدیوں تک عوام کو دھوکا دیتے رہے۔

فتنہ رہبانیت | تالیف جناب مرزا عزیز صاحب فیضانی - ضخامت ۴۶۴ صفحات - قیمت ایک روپیہ - طبع کا پتہ مرزا محبوب عالم صاحب - فیضانی منزل - اسلامپہ پارک - پونچھ روڈ - لاہور اس کتاب میں مصنف نے پہلے دنیا پرستی اور ترک دنیا کے درمیان اسلام کی راہ توسط و اعتدال کو بیان کیا ہے، پھر رہبانیت کی حقیقت بیان کرنے کے بعد نہایت تفصیلی تجزیہ کر کے بتایا ہے کہ یہ کن کن شکلوں میں ظہور کرتی ہے، اور کس کس طرح انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اثر ڈالتی ہے۔ آخر میں دنیا کو برتنے کے متعلق اسلام کے احکام کی تفصیلات دی ہیں جن سے مناسطہا ہوتا ہے کہ اسلام کا طریقہ رہبانیت کے طریقہ سے کس قدر مختلف ہے۔ کتاب نہایت جامع ہے خصوصاً رہبانیت کی خفی سے خفی صورتوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالنے اور اسلام و رہبانیت کے بیشتر مرکبات کا تجزیہ کر کے اصل فتنہ کا سراغ لگانے میں مصنف نے دقیقہ رسی کا حق ادا کر دیا ہے۔

ہندوستان کی کہانی | تالیف مولوی عبدالسلام صاحب قدوائی ندوی - ضخامت ۶۱۷ صفحات - قیمت ۱۲ روپے دار المصنفین، اعظم گڑھ۔

اب تک ہندوستان کی تاریخ جس رنگ میں ہندوستانی بچوں کو پڑھائی جاتی رہی ہے اس نے یہاں کے باشندوں کو ایک دوسرے کے لیے درندہ بنا دیا ہے اور ان کے درمیان مستقل قومی عداوتوں کے بیج بوسیدہ ہیں۔ اصلاح حال کے لیے ضروری ہے کہ بچوں کے سامنے اس ملک کی تاریخ ہر قسم

زہر سے پاک کر کے مجروح تاریخ کی حیثیت پیش کی جائے۔ دارالمصنفین اور مولوی عبدالسلام صاحب دونوں ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ہمارے بچوں کے لیے ایسی ایک بے زہر تاریخ مہیا کر دی ہے۔ کم از کم غیر سرکاری مدرسوں کے لیے تو یہ موقع ہے کہ اس کتاب کو اپنے نصاب میں شامل کر لیں۔

ابن خلدون | مولانا عبدالسلام ندوی - ضخامت ۲۶۰ صفحات - قیمت ۴۰ روپے - دارالمصنفین، اعظم گڑھ۔

یہ کتاب دراصل ڈاکٹر طحسین معری کے اس مقالہ کا ترجمہ ہے جو انہوں نے فرانس کی سربون یونیورسٹی میں ڈاکٹریٹ کے لیے پیش کیا تھا۔ اصل مقالہ فریچ میں تھا۔ پھر اس سے عربی میں ترجمہ ہوا اور اب عربی سے اردو میں منتقل ہوا ہے۔ ابتدا میں مصنف ابن خلدون کی ذاتی حالات زیادہ تر اس کی اپنی خود نوشت سوانح عمری سے اخذ کر کے مرتب کیے ہیں، پھر تاریخ و اجتماعیات کے متعلق اسکے فلسفہ کی تشریح توضیح اور تنقید کی ہے اور یہ بتایا ہے کہ ان علوم میں اس شہر و مفکر کا اصلی مقام کیا ہے۔ کتاب اہل ذوق کے مطالعہ کے لائق ہے، اور فاضل مترجم نے ترجمہ بھی اس قدر رواں اور شگفتہ کیا ہے کہ کتاب پڑھتے وقت کم ہی یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ ہے۔

مفتاح القراءة | مرتبہ مولانا عبداللہ رشید کی صاحب خطیب سورتی جامع مسجد، رنگون۔

بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کا جو طریقہ ہندوستان میں رائج ہے اس میں من جملہ بہت سی خرابیوں کے خزانے ہیں، یہ سب کچھ کہ تجوید کے قواعد کا مطلق لحاظ نہیں رکھا جاتا اور ابتداً بچوں کو غلط تلفظ اور غلط لہجہ میں قرآن پڑھنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ مولانا عبداللہ رشید صاحب نے اسی غلطی کو دور کرنے کے لیے یہ قاعدہ مرتب کیا ہے۔ چونکہ فاضل مرتب محض ایک ماہر فن قاری ہی نہیں ہیں بلکہ انہیں تعلیم کا بھی بہت طویل تجربہ ہے اس لیے قاعدہ کی ترتیب ایسی اچھی ہے کہ اب تک اس سے بہتر قاعدہ ہماری نظر سے نہیں گذرا۔ ابتداً میں استادوں کی ہدایت کے لیے طریق تعلیم کی کافی توضیح کر دی گئی ہے، اور قاعدہ دوران میں بھی اکثر اسباق کی مشق کرانے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ دراصل یہ قاعدہ بچوں کے لیے نہیں بلکہ استادوں کے لیے لکھا گیا ہے۔